بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرسل زر اور انتظامی امور سے متعلقہ جملہ خط و کتابت بنام منیجر الفضل ہو

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۲۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

یوم یک شنبہ

قیمت ایک آنہ

جلد ۲۹ | ۳۰ ماہ نبوت ۱۳۲۰ ہش | ۱۰ ماہ ذوالقعدہ ۱۳۶۰ھ | ۳۰ ماہ نومبر ۱۹۴۱ء | نمبر ۲۷۲

## مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸ ماہ نبوت ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت دل کی دھڑکن کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں:۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی صاحبزادی سیدہ امۃ السلام بیگم صاحبہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے رُو بصحت ہے:۔

جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کی صحت پہلے سے اچھی ہے:۔

آج شام کے چھ بجے زلزلہ کے دو خفیف جھٹکے محسوس کئے گئے:۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۰ ماہ ذوالقعدہ ۱۳۶۰ھ

## مشترکہ اغراض و مقاصد کے لئے مسلمانوں میں اتحاد کی ضرورت

ہندوستان میں مسلمانوں کی بہت بڑی آبادی ہے۔ لیکن اس طرح پراگندہ اور منتشر کہ گویا ان میں کوئی نقطۂ مشترک باقی نہیں رہ گیا۔ حالانکہ ان کے ملکی اور سیاسی مفادات ایک ہی ہیں۔ حکومت بھی انہیں ایک ہی قوم سمجھ کر ان سے سلوک کرتی۔ اور ان کے حقوق کی قدر و قیمت سمجھتی ہے۔ دوسری اقوام بھی تمام مسلمان کہلانے والوں سے ایک ہی قسم کا معاملہ کرنا ضروری خیال کرتی ہیں:۔

ان حالات میں چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ مسلمان اُن معاملات میں بالکل متحد اور متفق ہوتے۔ جو ہر عقیدہ اور ہر خیال کے مسلمانوں میں مشترک ہیں۔ اور جب بھی ضرورت ہوتی۔ متحدہ اور متفقہ طور پر جدوجہد کرتے۔ تاکہ کامیابی زیادہ شاندار اور زیادہ مفید رنگ میں حاصل ہوتی۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ مسلمانوں میں بعض ایسے خود غرض لوگ بھی پائے جاتے ہیں۔ جو ذاتی مفاد کی خاطر مختلف فرقوں کے مسلمانوں کو کسی صورت میں بھی اور کسی موقعہ پر بھی متحد نہیں ہونے دیتے۔ اور اس وجہ سے مسلمان نہ صرف سیاسی اور ملکی لحاظ سے بلکہ مذہبی رنگ میں بھی بہت نقصان اٹھا رہے ہیں۔ ہندوؤں میں بھی بے شمار فرقے ہیں۔ ان کے خیالات میں بھی اختلافات پائے جاتے ہیں۔ وہ بھی ایک دوسرے کے خلاف نبرد آزما رہتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ دوسرے خیالات کے لوگوں کو خواہ وہ خیالات مذہبی ہوں۔ یا سیاسی اپنے اندر و جذب کر لیں۔ لیکن جب کبھی کوئی ایسا معاملہ پیش آتا ہے۔ جو تمام ہندوؤں سے تعلق رکھتا ہے۔ اپنے تمام اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر متحد ہو جاتے ہیں اور پھر متفقہ طور پر اس زور سے آواز اٹھاتے ہیں۔ کہ حکومت کو بھی ان کے سامنے بڑے سے بڑا نقصان اٹھا کر جھک جانا پڑتا ہے:۔

ابھی تھوڑے ہی عرصہ کی بات ہے کہ گورنمنٹ ہند نے پنجاب کے دو مقامات پر گائے کا گوشت تیار کرنے کا انتظام کرنا چاہا۔ اور وہ بھی فوجی ضروریات کے لئے لیکن باوجود اس کے کہ حکومت ہزار ہا روپے ضروری سامان پر صرف کر چکی تھی۔ اور کہا جاتا تھا۔ کہ لڑائی کے ایام میں جنگی ضرورت کو کسی صورت میں روکا نہیں جا سکتا۔ جب ہندوؤں نے مخالفت کی۔ تو گورنمنٹ دونوں مقامات پر مذبح کھولنے سے دستکش ہو گئی:۔

غرض باوجود اس کے کہ ہندوؤں کی یکجہتی اور اتحاد کی نتیجہ خیز مثالیں مسلمانوں کے سامنے پیش ہوتی رہتی ہیں۔ مگر وہ اپنے اندر اتحاد پیدا کرنے کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بذات خود کئی بار اس طرف توجہ دلا چکے ہیں۔ اور عملی طور پر بھی ہر ایسے موقعہ پر جبکہ مسلمانوں کے مذہبی یا سیاسی مفادات خطرہ میں ہوں۔ زیادہ سے زیادہ امداد فرماتے رہتے ہیں۔ مثلاً یو۔پی میں جب آریوں نے ملکانوں کو مرتد کرنا شروع کیا۔ جو مسلمانوں میں شمار ہوتے تھے۔ تو اس وقت ان کو ارتداد کے گڑھے سے بچانے کے لئے سب سے بڑھ کر اور سب سے زیادہ کامیاب جدوجہد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہی فرمائی۔ اپنی جماعت کے سینکڑوں مجاہد اس میدان میں بھیجے۔ اور انہوں نے ہزاروں ملکانوں کو اس کامیابی کے ساتھ مرتد ہونے سے بچایا۔ کہ غیر احمدی اخبارات نے بھی نہایت کھلے دل سے اس کا اعتراف کیا۔ اسی طرح کشمیر کے مسلمانوں کو ان کے حقوق دلانے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے پوری کوشش فرمائی۔ اور ہر رنگ میں ان لوگوں کی مدد کی۔ نیز جب بھی حکومت پر مسلمانوں کے حقوق واضح کرنے کا موقعہ آیا۔ حضور نے نہایت وضاحت اور زبردست دلائل کے ساتھ حقوق پیش کئے۔ اسی طرح ہر ضرورت کے وقت اپنی جماعت کی خدمات پیش فرماتے رہتے ہیں:۔

لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مسلمانان ہند نے ابھی تک متحدہ مفادات اور مقاصد کی خاطر متحد ہونا اور متفقہ جدوجہد کرنا نہیں سیکھا۔ اس وجہ سے نقصان پر نقصان اٹھا رہے ہیں:۔

حال ہی اخبارات میں شائع ہوا ہے کہ کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ جس طرح قاہرہ میں جمعیۃ الاخوۃ الاسلامیہ کے نام سے ایک انجمن قائم ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کے لئے ایک ایسا مرکز مہیا کیا جائے۔ جس پر وہ اپنے سیاسی، اور فرقہ وارانہ اختلافات کے باوجود جمع ہو سکیں۔ اور ملت اسلامی کے عمومی مصالح کے لئے کام کر سکیں۔ اسی طرح ہندوستان میں بھی قائم کی جائے۔ چنانچہ لاہور میں اس کی بنیاد رکھ دی گئی ہے۔ اور چند اصحاب پر مشتمل ایک کمیٹی بنا دی گئی ہے جس کے متعلق معاصر "انقلاب" (۲۸۔ نومبر) کا بیان ہے۔ کہ:۔

"عنقریب یہ جمعیت اس ملک کے حالات کو مدنظر رکھ کر ایک ایسا نظام عمل تجویز کرے گی جس سے مسلمانوں کے درمیان جذبۂ اخوت قوی ہو جائے۔ اور مختلف مذہبی فرقوں اور سیاسی جماعتوں کے مسلمان اسلام و مسلمین کے اعلاء و استعلاء کے لئے حقیقی بھائیوں کی طرح تعاون و اشتراک کا ثبوت دیں"

یہ ارادہ اور عزم بہت اچھا ہے اور ہم خوشی سے اس کا خیر مقدم کرتے ہوئے امید رکھتے ہیں۔ کہ مسلمان کہلانے والے تمام فرقوں کو اپنے متحدہ اور مشترکہ مفادات کی خاطر متحد کرنے کی صدق دلانہ کوشش کی جائے گی:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحریک جدید سال ہشتم کی مالی قربانیوں کا مطالبہ

## چند گھنٹوں میں سات ہزار روپیہ نقد اور بصورت چیک نیز ۱۷ ہزار روپیہ کے وعدے

قادیان ۲۸ ماہ نبوت ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کے سال ہشتم کا آغاز کرتے ہوئے مخلصین جماعت کو مالی قربانیوں کی تحریک فرمائی۔ حضور کے اس ارشاد پر مقامی جماعت کے مخلصین نے جس گرمجوشی سے لبیک کہا۔ اس کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے۔ کہ آٹھ بجے شب تک سات ہزار روپیہ نقد اور بصورت چیک نیز سترہ ۱۷ ہزار روپیہ کے وعدے حضور کی خدمت میں پیش ہو چکے ہیں۔

اللھم زد فزد۔

بیرونی احباب کو بھی چاہیئے۔ کہ اس تحریک میں پورے جوش اور اخلاص کے ساتھ حصہ لیں۔ اور اپنے عمل سے ثابت کردیں کہ خدا تعالےٰ کی راہ میں مومن کا ہر قدم پہلے سے زیادہ جوش کے ساتھ بڑھتا ہے چونکہ اب اس تحریک کا ½ حصہ سے زیادہ گزر چکا ہے۔ اور ½ سے بھی کم عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ اس لئے احباب جماعت کو چاہیئے کہ اس تحریک میں پہلے سے بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ امید ہے کہ اس سال کے وعدے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور نمایاں اضافہ کے ساتھ پیش ہوں گے ؂

## قادیان میں سولھواں وقارِ عمل

قادیان ۲۸ نبوت۔ کل حسب اعلان مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام سولھواں وقار عمل نصرت گرلز سکول والی سڑک پر منایا گیا۔ کام ساڑھے نو بجے سے ایک بجے تک ہوا۔ اس ساڑھے تین گھنٹے کے عرصہ میں انصار اللہ و خدام الاحمدیہ نے سولہ ہزار مکعب فٹ مٹی ڈالی۔ اور کمہاروں نے بھٹہ سے روڑے لا کر گڑھے میں ڈالے۔ مقام عمل پر خیمہ اور جھنڈا نصب کیا گیا تھا۔ نیز فرسٹ ایڈ اور آب رسانی کا انتظام بھی تھا۔ کام کی نگرانی بابو اکبر علی صاحب کر رہے تھے بزرگان سلسلہ اور خاندان نبوت کے افراد بھی شریک کار تھے۔

خاکسار۔ مرزا منور احمد مہتمم وقار عمل

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

## صدق اور اخلاص کا رنگ پیدا کرو

"خدا تعالےٰ کے قرب حاصل کرنے کی راہ یہ ہے۔ کہ اس کے لئے صدق دکھایا جائے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو قرب حاصل کیا۔ تو اس کی وجہ یہی تھی۔ چنانچہ فرمایا ہے ابراھیم الذی وفّٰی۔ ابراہیم وہ ابراہیم جس نے وفاداری دکھائی خدا تعالےٰ کے ساتھ وفاداری اور صدق اور اخلاص دکھانا ایک موت کو چاہتا ہے۔ جب تک انسان دنیا اور اس کی ساری لذتوں اور شوکتوں پر پانی پھیر دینے کو تیار نہ ہو جائے۔ اور اس کی ہر لذت اور سختی اور تنگی خدا کے لئے گوارا کرنے کو تیار نہ ہو۔ یہ صفت پیدا نہیں ہو سکتی۔ بت پرستی یہی نہیں کہ انسان کسی درخت یا پتھر کی پرستش کرے۔ بلکہ ہر ایک چیز جو اللہ تعالےٰ کے قرب سے روکتی۔ اور اس پر مقدم ہوتی ہے۔ وہ بت ہے اور اس قدر بت انسان اپنے اندر رکھتا ہے۔ کہ اس کو پتہ بھی نہیں لگتا۔ کہ میں بت پرستی کر رہا ہوں۔ پس جب تک خالص خدا تعالےٰ ہی کے لئے نہیں ہو جاتا۔ اور اس کی راہ میں ہر مصیبت کی برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ صدق اور اخلاص کا رنگ پیدا ہونا مشکل ہے۔ ابراہیم علیہ السلام کو جو یہ خطاب ملا۔ کیا یہ یونہی مل گیا تھا۔ نہیں ابراھیم الذی وفّٰی کی آواز اس وقت آئی۔ جبکہ وہ بیٹے کی قربانی کے لئے تیار ہو گیا۔ اللہ تعالےٰ عمل کو چاہتا اور عمل ہی سے راضی ہوتا ہے۔ اور عمل دکھ سے آتا ہے۔ لیکن جب انسان خدا کے لئے دکھ اٹھانے کو تیار ہو جائے۔ تو خدا تعالےٰ اس کو دکھ میں بھی نہیں ڈالتا۔ دیکھو ابراہیم علیہ السلام نے جب اللہ تعالےٰ کے حکم کی تعمیل کے لئے اپنے بیٹے کو قربان کر دینا چاہا۔ اور پوری تیاری کر لی تو اللہ تعالےٰ نے اسکے بیٹے کو بچا لیا۔ وہ آگ میں ڈالے گئے۔ لیکن آگ ان پر کوئی اثر نہ کر سکی۔ اللہ تعالےٰ کی راہ میں تکلیف اٹھانے کو تیار ہو جائے تو خدا تعالےٰ تکالیف سے بچا لیتا ہے۔"

(الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۳ء)

## تحریک جدید سال ہفتم کا چندہ ۸ دسمبر تک مرکز میں داخل کر لینا۔ ۳۰ نومبر کی آخری میعاد کے اندر ہے

اللہ تعالےٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ تحریک جدید کی مالی قربانیوں کا ساتواں سال ۳۰ نومبر کو ختم ہو رہا ہے۔ جن احباب کے وعدے ابھی تک پورے نہیں ہوئے۔ انہیں چاہیئے کہ اپنی جماعت کے سیکرٹری مال کو ۳۰ نومبر تک ادا کردیں۔ یا براہِ راست مرکز میں ارسال کردیں۔ مگر ۳۰ نومبر کو اتوار ہے منی آرڈر یا بیمہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے جو منی آرڈر یا بیمہ یکم دسمبر یا ۲ دسمبر کو اپنے مقامی ڈاک خانہ میں دے دیئے جائیں گے۔ وہ مرکز میں خواہ کسی تاریخ کو وصول ہوں۔ ۳۰ نومبر کی میعاد کے اندر سمجھے جائیں گے۔ چونکہ ایسے منی آرڈر یا بیمہ جات دور دراز مقام سے بھی انشاء اللہ تعالےٰ مرکز میں ۸ دسمبر تک وصول ہو جانے کی امید ہے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جو وعدے ۸ دسمبر کی شام تک مرکز میں داخل ہو جائیں گے۔ وہ ۳۰ نومبر کی آخری میعاد کے اندر سمجھے جائیں گے۔ پس دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ جن کو دسمبر کے پہلے ہفتہ میں کوئی آمد ہوتی ہے۔ وہ بھی اس رعایت سے فائدہ اٹھائیں۔ اور وہ جن کا وعدہ دسمبر کا ہے یا جنوری کا۔ یا وہ جو مہلت لے چکے ہیں۔ اور قادیان کے احباب بھی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ انتہائی کوشش کر کے ۸ دسمبر کی شام تک مرکز میں اپنا وعدہ سو فی صدی داخل کر دیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ "اگر خوشی سے وعدہ کرو ۔ پھر چاہے موت آجائے چاہے ذلت برداشت کرنی پڑے ان وعدوں کو پورا کرو۔"

"پس اے دوستو ہمت کرو اور اپنے آگے بڑھنے والے بھائیوں کے ساتھ مل جاؤ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔"

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# دُنیا میں عذاب اور مصائب کا آنا بھی خدا تعالےٰ کی رحمت ہے

از صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بیرسٹر ایٹ لاء

## مصائب آنے کی وجہ

اللہ تعالےٰ کی یہ قدیم سے سنت ہے۔ کہ جب وُہ کسی نبی کو مبعوث کرتا ہے۔ تو جہاں اس وقت آسمانی برکات بارش کی طرح اس زمانہ میں نازل ہوتی ہیں۔ وہاں اسی زمانہ میں عذاب اور مختلف قسم کی مصیبتیں بھی دُنیا پر آتی ہیں۔ اسی لئے جو لوگ روحانیت سے بے بہرہ ہوتے ہیں۔ وُہ ہمیشہ کہتے ہیں۔ کہ یہ سب بلائیں نعوذ باللہ فلاں مدعی نبوت کی وجہ سے ہیں۔ گویا کہ وُہ ان کو ان ہستیوں کی نحوست قرار دیتے ہیں ان کو یہ بلائیں اور مصیبتیں تو نظر آتی ہیں۔ مگر وُہ برکات سماوی نہیں دیکھ سکتے جو بارش کی طرح اس وقت زمین والوں پر نازل ہو رہی ہوتی ہیں۔ دراصل یہ سب تکالیف بھی خدا تعالےٰ کی طرف سے رحمت ہوتی ہیں۔ کیونکہ ان کا مقصد لوگوں کے دل میں خشیت اللہ پیدا کرنا۔ اور حق کی طرف لانا ہوتا ہے۔ کیونکہ بہت سے لوگ ہوتے ہیں۔ جو اسی طرح ہدایت پاتے ہیں۔ اور پھر وُہ اور ان کی نسلیں اور پھر ان کی نسلوں کی نسلیں اس حلقہ میں آجاتی ہیں۔ جس میں اللہ تعالےٰ ان کو لانا چاہتا ہے۔ گویا ان عارضی تکالیف سے تمام دُنیا کو لمبے عرصہ کے لئے فائدہ پہونچ جاتا ہے

## ہماری خوش قسمتی

یہ ہماری بہت ہی خوش قسمتی ہے۔ کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایسے قریبی زمانہ میں پیدا ہوئے۔ کہ ہم قریباً سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اور جو ہم نے نہیں دیکھا۔ اسے دیکھنے والے یا اس زمانہ کو پانے والے ہم میں موجود ہیں۔ پھر ہم میں ہر قسم کے لوگ موجود ہیں۔ کسی نے کسی طرح پر صداقت کو قبول کیا۔ اور کسی نے کسی طرح۔ اور ان ہزاروں بلکہ لاکھوں نشانوں میں سے کوئی کسی نشان کا نشانہ بنا۔ اور کوئی کسی کا۔ پھر ان نشانات کا سلسلہ کچھ ایسا غیر متناہی ہے۔ کہ قریباً ہر روز ہمارے سامنے کوئی نہ کوئی نیا نشان ظاہر ہوتا رہتا ہے۔ جو ہمارے ایمان کو تقویت دیتا اور بہت لوگوں کی ہدایت کا موجب ہوتا ہے۔

## عذاب پر عذاب کیوں آرہا ہے

آج کل دُنیا میں جو آگ لگی ہوئی ہے اس کی خبر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے بہت عرصہ پہلے دے دی تھی۔ اور جو لوگ سلیم الطبع ہیں۔ اور جن میں ذرا بھی خدا کا خوف اور تقوےٰ ہے وُہ اسی کو دیکھ کر ایمان لا رہے ہیں۔ اور جو پہلے ایمان لائے ہوئے ہیں۔ ان کے ایمان اور بھی پکے ہوتے جاتے ہیں۔ دراصل جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے چونکہ یہ عذاب لوگوں کو جگانے کے لئے ہیں۔ ان کا سلسلہ منقطع نہیں ہو سکتا جبکہ وُہ عام طور پر لوگ الٰہی سلسلہ میں شامل نہ ہو جائیں۔ ہر روز ہم دیکھتے ہیں کہ دُنیا میں ایک نئی آفت آتی ہے۔ جو پہلے سے زیادہ بڑی ہوتی ہے اور ان میں سے ہر ایک اپنے اندر قیامت کا نمونہ رکھتی ہے۔ مگر اکثر انسان اس طرف رجوع نہیں کرتے جس طرف اللہ تعالےٰ انہیں بلا رہا ہے۔ گو آہستہ آہستہ لوگ اللہ تعالےٰ کی اس جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔ مگر جو لوگ ایمان نہیں لاتے۔ اور ان سب نشانوں اور عذابوں سے غافل ہیں۔ ان کے جگانے کے لئے اللہ تعالےٰ اس دُنیا میں آگے سے بھی بڑی مصیبت بھیجتا ہے

## حضرت مسیح موعودؑ کے چند الہامات

اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات بارہ مئی ۱۹۰۷ء کا مطالعہ کیا جائے۔ تو یہ بات پُوری طرح واضح ہو جاتی ہے۔ اور یہ بھی پتہ لگتا ہے۔ کہ اب بھی اگر لوگوں نے ہدایت قبول نہ کی۔ تو اس سے بھی بڑی بلائیں دُنیا پر نازل ہوں گی

ان الہامات پر غور کرنے سے پتہ لگتا ہے۔ کہ ان میں ایک ترتیب ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ بلائیں ہر جہت سے بڑھیں گی۔ کم نہ ہوں گی۔ پہلے الہام میں ایک کشف کا ذکر ہے۔ جس میں آپ نے ایک شخص کو دیکھا۔ کہ وُہ آپ کی مخالفت کرتا ہے۔ آپ کا سخت دُشمن ہے اور بدزبانی کرتا ہے۔ اس کی بابت آپ کو الہام ہوا۔

"بدی کا بدلہ بدی ہے۔ اسکو پلیگ ہوگئی"

یہ بھی ممکن ہے۔ کہ یہ پیشگوئی کسی ایک شخص پر پوری ہوئی ہو۔ مگر دراصل یہ سب ایسے لوگوں کے لئے بھی تھی۔ جو اس قسم کی مخالفت کرتے تھے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ کی حکمت نے اسے کسی شخص کے لئے مخصوص نہ کیا۔ اور جو شخص کشفی طور پر دکھلایا گیا تھا۔ اس کی شکل بھلا دی گئی۔

مندرجہ بالا کشف کے بعد آپ کو دکھلایا کہ "ملک میں بہت غفلت اور گناہ اور شوخی پھیل گئی ہے۔ اور لوگ تکذیب سے باز آنے والے نہیں۔ جب تک خدا اپنا قوی ہاتھ نہ دکھلاوے"

اس کے بعد آپ کو الہام ہوا۔

"اس کا نتیجہ سخت طاعون ہے۔ جو ملک میں پھیلے گی۔ وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ"

اس الہام سے صاف ظاہر ہے۔ کہ شوخی زیادہ ہونے کے ساتھ طاعون بھی زیادہ زور سے حملہ آور ہو گی۔ اور ایسا ہی ہوا۔ اس بیماری سے ہزاروں لوگ ہلاک ہو گئے۔ اور بعض گاؤں کے گاؤں اس مرض کا شکار ہوئے۔ اس سے آگے دو الہام ہیں "کئی نشان ظاہر ہوں گے۔ کئی بھاری دُشمنوں کے گھر ویران ہو جائیں گے۔ وُہ دُنیا کو چھوڑ جائیں گے"

ان دونوں الہامات میں ایک رحمت کا پہلو ہے۔ پہلے الہام میں تو عذاب کا ذکر ہی نہیں۔ مگر دوسرے میں بھی عذاب صرف بھاری دُشمنوں تک محدود ہے۔

غرض عام لوگوں کو اللہ تعالےٰ نے ایک عرصہ کے لئے مہلت دی۔ اور ساتھ ہی نشانات بھی دکھانے کا وعدہ کیا۔ تاکہ وُہ اس مہلت میں ہدایت پا سکیں۔ یہ اس کی رحمت ہے۔ کہ وُہ جگانے کے لئے پہلے عذاب بھیجتا ہے۔ پھر کچھ عرصہ کے لئے مہلت دیتا اور ساتھ ساتھ میں نشانات بھی ظاہر کرتا ہے تاکہ ان سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔ مگر اس کے باوجود بہت سے لوگ فائدہ نہیں اٹھاتے۔ جیسا کہ اس زمانہ میں ہوا۔ مگر چونکہ اللہ تعالےٰ نے یہ ارادہ کیا ہوا ہے کہ وُہ دوبارہ اسلام کو اس جماعت کے ذریعہ زندہ کرے اس لئے اللہ تعالیٰ کا غضب پھر جوش میں آیا اور دنیا پر طرح طرح کے عذاب آنے لگے۔ ان میں سے بعض زلزلوں کی صورت میں تھے۔ جن سے شہروں کے شہر برباد ہو گئے۔ بعض سیلابوں کے رنگ میں۔ جن کا اثر بھی یہی ہوا۔ کہ ہزاروں گھروں کو پانی نے اپنی تہہ کے نیچے لے لیا۔ پھر یہ جنگوں کی صورت میں بھی ظاہر ہوئے۔ پہلی بڑی لڑائی سے جو شہروں اور جانوں پر اثر پڑا۔ وُہ سب پر ظاہر ہے اور اس کے بعد کے اثرات بھی کچھ کم نہ تھے یہ سب نشانات بہت لوگوں کی ہدایت کا موجب ہوئے۔ مگر اکثریت نے پھر بھی حق قبول کرنے کی کوشش نہ کی۔ پھر اللہ تعالےٰ نے کچھ عرصہ مہلت دی۔ اور اب یہ دوسری جنگ شروع ہوئی۔ اور یہ تھوڑے ہی عرصہ میں تمام یورپ اور اکثر حصہ ایشیا میں پھیل گئی ہے سینکڑوں شہر بموں کا نشانہ بنائے جا رہے ہیں۔ اوّل تو مفصّل خبریں پہنچتی ہی نہیں۔ مگر جو بھی آتی ہیں وہ انسان کو خون کے آنسو رلانے کے لئے کافی ہیں۔ بعض بعض شہروں پر تو اس قدر بم گرائے گئے کہ ان میں کوئی مکان باقی نظر نہیں آتا۔ لاکھوں عورتیں اور بچے جو ان شہروں میں آباد تھے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں تباہ و برباد ہو گئے۔ اس عذاب کی طرف ایک قرآن کی آیت بھی اشارہ کرتی ہے فرمایا۔ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَی الْاَرْضِ زِیْنَۃً لَّھَا لِنَبْلُوَھُمْ اَیُّھُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَیْھَا صَعِیْدًا جُرُزًا۔ (سورۃ کہف)۔ خدا بہتر جانتا ہے۔ کہ کس کس اور ملک پر اس جنگ کا اثر ہوگا۔ گو جس تیزی سے پھیل رہی ہے۔ اس سے تو یہی اندازہ ہوتا ہے کہ سب دُنیا اسکی لپیٹ میں آجائے گی۔ اب جو ہوا اور ہو رہا ہے۔ اس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام:۔ "ان شہروں کو دیکھ کر رونا آئے گا" ہماری آنکھوں کے سامنے پُورا ہو رہا ہے۔ اور اگر دُنیا نے حق کی طرف توجہ کی۔ تو اللہ تعالےٰ اس سے بھی بڑی آفات نازل کرے گا۔ تاکہ لوگوں کو اس کی طرف رُجوع ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام ہے۔ "وُہ قیامت کے دن ہونگے" ان الفاظ سے صاف ظاہر ہے۔ کہ وُہ دن بہت ہی سخت اور دُنیا کو تہ و بالا کر دینے والے ہونگے خدا بہتر جانتا ہے۔ کہ ان دنوں میں کس کس قسم کے عذاب آئیں گے مگر یہ ضرور ہے۔ کہ وُہ ایسی مصائب ہوں گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جن کو دنیا نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ اس کے بعد کے الہام کے الفاظ ہیں "زبردست نشانوں کے ساتھ ترقی ہوگی" اس جگہ پھر خدا کی رحمت نے ڈھیل دی ہے۔ اس بڑے عذاب کے بعد اللہ تعالےٰ نے پھر نشانات دکھانے کا وعدہ کیا ہے۔ تاکہ لوگ جبکہ ان کے دل نرم ہوں۔ ان نشانات سے فائدہ اٹھائیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے برگزیدہ نبی پر ایمان لائیں۔

## جماعت احمدیہ کی ترقی کا وعدہ

اسی الہام میں جماعت کی ترقی کا بھی وعدہ ہے۔ اس ترقی سے مراد غیر معمولی ترقی ہے۔ کیونکہ تھوڑی تعداد میں تو ترقی ہر روز ہی ہوتی رہتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ وہ دن فوج در فوج جماعت میں داخل ہونے کے ہوں گے۔

اسی سلسلہ الہامات میں دسواں الہام یہ ہے "ایک ہولناک نشان" اس الہام کے الفاظ سے صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ کسی ایک نشان کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اور وہ نشان اس قدر ہیبت ناک ہوگا کہ اس سے لوگوں کے دل دہل جائینگے خدا تعالےٰ بہتر جانتا ہے کہ یہ الہام کس رنگ میں پورا ہو۔ مگر یہ ضرور ہے۔ کہ وہ پہلے سب نشانوں سے اپنے اندر ایک خاص ہیبت رکھے گا۔ اور معلوم دیتا ہے کہ یہ جماعت کی ترقی کے آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔ یعنی جس وقت ترقی انتہاء کو پہونچنے والی ہوگی۔ کیونکہ اس کے بعد کے الہامات ہیں "میری رحمت تجھ کو لگ جائے گی۔ اللہ رحم کرے گا۔ واللہ خیراً حافظاً وھو ارحم الراحمین۔ اعینیاک"

ان الہامات میں جہاں سلسلہ عذابات کے انقطاع کی طرف اشارہ ہے۔ وہاں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ سوائے خدا کے فضل کے کوئی چیز اس کے عذاب سے بچا نہیں سکتی۔ اور وہی سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ اور وہی حقیقی محافظ ہے جس کو وہ بچانا چاہے۔ اس کو دنیا کی کوئی چیز روک نہیں سکتی۔ اور جس کو وہ عذاب میں مبتلا کرنا چاہے کوئی اس کو اس میں سے نکال نہیں سکتا۔

جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔ یہ جتنی مصائب آئی ہیں۔ یا اس سلسلہ میں آئیں گی۔ یہ دراصل خدا تعالےٰ کی رحمت دنیا میں قائم کرنے کے لئے ہیں۔ تاکہ لوگ گمراہی کو چھوڑ کر خدا کا دامن پکڑیں اور اس چشمہ سے پانی پئیں۔ جس کو کہ اس کی انتہائی رحمت نے جاری کیا۔

اگر اس سلسلہ الہامات کی ترتیب کو دیکھا جائے۔ تو خدا تعالےٰ کا انتہائی رحم ظاہر ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے پہلے صرف انفرادی عذاب بھیجے۔ صرف وہ لوگ ان میں مبتلا ہوئے جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سخت دشمن تھے پھر یہ دائرہ ذرا اور وسیع ہوا۔ اور جو لوگ مکذب تھے۔ ان کو طاعون کے عذاب کی سزا کی خبر دی گئی۔ جس کے بعد پھر مہلت دی گئی۔ تا لوگ رجوع کرلیں مگر جب اس مہلت سے لوگوں نے فائدہ نہیں اٹھایا۔ تو پھر دنیا پر طرح طرح کے عذاب آئے۔ پھر مہلت کا وعدہ دیا گیا گویا کہ ہر عذاب کے بعد اللہ تعالےٰ نے مہلت دی ہے تاکہ لوگ فائدہ اٹھائیں۔ اس سے زیادہ رحم کیا ہو سکتا ہے۔

## ہمارے فرائض

یہ ہماری بڑی خوش قسمتی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ہمیں ہدایت نصیب کی ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہم پر بہت سے فرائض بھی عائد ہو گئے ہیں۔ اگر ہم ان کو اچھی طرح سرانجام نہ دیں گے تو ہم بھی ظالم ہوں گے۔ ہمیں بھی پوری طرح امن اور سیدھا راستہ نہ ملے گا۔ اور اس کوتاہی کی وجہ سے ممکن ہے ہم بھی کسی گرفت میں آجائیں اسی کی طرف مندرجہ ذیل الہام اشارہ کرتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ - یعنی صرف وہ لوگ امن میں ہوں گے۔ جو کہ اپنے ایمانوں کو ظلم سے پراگندہ نہ کریں گے۔ دراصل وہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

# دنیا میں ریاست کی ابتداء کے متعلق مختلف نظریات

دنیا میں ریاست کی ابتداء کا سوال بہت قدیم زمانہ سے زیر بحث چلا آیا ہے۔ اور اس وقت بھی مختلف نظریات مختلف فلسفیوں اور سیاست دانوں نے پیش کئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ریاست کی ابتداء جبر و قوت سے ہوئی۔ سب سے زیادہ طاقت ور حق حکمران حاصل کر لیتا ہے۔ اس کے برعکس ایک نظریہ یہ ہے کہ تمام افراد ابتداء میں اپنی طبعی حالت میں تھے۔ ان پر کوئی حکومت یا قانون نہ تھا۔ ہر شخص آزاد تھا جو چاہتا کرتا لیکن آخر تجربہ نے لوگوں پر یہ بات واضح کر دی کہ یہ طریق ناقابل برداشت ہے۔ اس میں کیا نقائص تھے۔ ان پر بحث کا یہ موقعہ نہیں۔ کیونکہ ہمارے پیش نظر کسی خاص نظریہ کی تردید یا تائید کا سوال نہیں۔ غرض آزادانہ طریق زندگی کو ناقابل برداشت پاکر لوگوں نے از خود ایک سمجھوتہ یا معاہدہ کر لیا۔ اور اس طرح سول سوسائٹی کی بنیاد رکھی گئی۔ طبعی حالت میں جو حقوق افراد کو حاصل تھے۔ ان میں سے کچھ حقوق ایک ایسی ہستی کو منتقل کر دیئے گئے۔ جسے خود لوگوں نے حکمرانی کے لئے تجویز کیا۔ اور جس کا کام یہ تھا کہ سوسائٹی کو خرابی سے پاک رکھ سکے۔

ایک اور نظریہ یہ ہے کہ بادشاہت کا مبداء خدا ہے۔ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ قدیم ترین زمانہ میں بادشاہت کی ابتداء سب سے پہلی مرتبہ چین میں ہوئی۔ اور پھر ایران میں۔ اس وقت حالات کیا تھے جو سوسائٹی میں اس عظیم الشان انقلاب کی بنیاد کا باعث ہوئے۔ ان سے قطع نظر کرتے ہوئے لوگوں کو جو کچھ بتایا اور سمجھایا گیا۔ وہ یہ تھا کہ بادشاہت کی ابتداء خدا کی طرف سے ہوئی ہے۔ چنانچہ ساسان کے شاہی خاندان کے متعلق لوگوں کو یہ یقین دلایا گیا۔ کہ اس کا تعلق خدا اور دیوتاؤں کے خاندان سے ہے۔ اسی بناء پر دیوتا کی طرح اس کی پوجا بھی کی جاتی تھی۔ ایران سے یہ خیال رومیوں نے لیا۔ اور رومی شہنشاہوں کی پرستش خالق حقیقی کی طرح ہونے لگی۔ اور ان کے بتوں کو مندروں میں جگہ دی گئی۔ سلطنت رومی کے زوال کے بعد عیسائیت نے بھی اس نظریہ کی کسی نہ کسی صورت میں پرورش کی۔ چنانچہ کہا گیا کہ خدا نے پہلے اپنا اقتدار شاہی آدم علیہ السلام کو دیا۔ ان کی معرفت یہ اقتدار یورپ کے شاہی خاندانوں تک پہونچا۔ اور اس لئے وہ اپنے اعمال و افعال کے لئے اپنی رعایا کے سامنے نہیں۔ بلکہ صرف خدا تعالےٰ کے سامنے جوابدہ ہیں۔

آج یورپ تہذیب اور علوم و سائنس میں بہت ترقی کر گیا ہے۔ حتیٰ کہ اس کی ترقی پر دنیا انگشت بدنداں ہے لیکن آج بھی یورپ کے مختلف ممالک میں جو سیاسی تحریکات اٹھ رہی ہیں۔ ان میں ان قدیم خیالات اور جاہلانہ عقائد کی جھلک نظر آتی ہے۔ مثلاً ہٹلرازم گو بالکل تو نہیں۔ لیکن بہت حد تک اسی نظریہ کے قریب قریب ایک تھیوری ہے۔ اور بالکل اسی لائن پر قائم کی گئی معلوم ہوتی ہے۔ ایک شخص کو اقتدار دے کر اور اختیارات سونپ کر پھر اس کے وحشیانہ عزائم اور مستبدانہ و جابرانہ افعال میں صدق دلانہ تعاون اور اس کی تحریکات کو منشاء خداوندی سمجھنا وہی بات ہے۔ جو زمانہ جاہلیت میں ایرانی یا رومی سمجھتے تھے۔

ہٹلر یا اس کے عمال رعایا کی کسی انسٹی ٹیوشن یا ادارہ کے سامنے جوابدہ نہیں جو چاہیں کریں۔ کسی کو دم مارنے کی مجال نہیں۔ ہٹلر کے متعلق تو یہاں تک لکھا ہے۔ کہ اس کی گسٹاپو اس کے حکم سے جسے چاہے گولی کا نشانہ بنا دے۔ زندان میں ڈال دے۔ کوئی باز پرس نہیں ہو سکتی۔ ہٹلر کو ہی یہ اختیار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ کہ اس سے باز پُرس کرسکے۔ مگر وُہ اس کے معاملات میں دخل نہیں دیتا۔

پس گو آج ہم اس خیال سے کہ ایرانی یا رُومی بادشاہوں کا سلسلہ نسب خداؤں اور دیوتاؤں سے ملاتے تھے۔ ان کی جہالت اور خوش فہمی پر ہنستے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ وہ لوگ بھی کیسے سادہ لوح تھے۔ اور کیسے غلط عقائد رکھتے تھے۔ لیکن یہ بہت کم لوگ جانتے ہیں۔ کہ اس تہذیب و علم کے انتہائی عروج کے زمانہ کی زینت اس سے کچھ بہتر چیز نہیں ہے۔ یورپ کی دُوسری اہم سیاسی تحریک بالشوازم نے ایک اور ٹھوکر کھائی ہے اور ایک دوسرا پہلو لے لیا ہے۔ وہ خدا کی ہستی کے عقیدہ کو شاہی اقتدار پرستوں اور جابر و مستبد حکمرانوں کی دماغی تخلیق قرار دیتی ہے۔ معاہدہ معاشری کے نظریہ کو سترہویں اور اٹھارہویں صدی میں خصوصیت کے ساتھ بہت قبولیت۔ اور بعض نامی فلاسفروں کی تائید اسے حاصل رہی ہے۔ روسو نے اپنی کتاب Social Contract اور لاک نے Treatise on Civil Government میں ان نظریات پر پوری تفصیل سے بحث کی ہے۔ ہابس (۱۵۸۸ تا ۱۶۷۹) بھی اس نظریہ کا بہت بڑا مبلغ تھا۔ اس نے لکھا ہے کہ طبعی حالت انسانی زندگی کے لئے درندگی بدسلیقگی اور بہت سے فوائد سے محرومی کا موجب تھی۔ اس نقص کو دُور کرنے کے لئے ایک معاہدہ معاشری کیا گیا۔ جسکے رو سے افراد نے اپنے تمام حقوق حکمرانوں کو منتقل کر دیئے اس معاہدہ کے لئے حکمرانوں کی ذات میں وہ تمام اختیارات جمع ہو گئے۔ جو طبعی حالت میں تمام لوگوں کو ملے ہوئے تھے۔ حکمران چاہے وہ فرد واحد ہو۔ یا کئی اشخاص۔ بذاتِ خود معاہدہ کا ایک فریق نہ تھا۔ اور اس وجہ سے اس کا پابند بھی نہ تھا۔ رعایا کے ساتھ اس کے تعلقات اب بھی طبعی حالت کے مطابق ہی تھے۔ وہ جو چاہتا تھا کرسکتا۔ مگر رعایا معاہدہ کی پابند تھی۔ کیونکہ اس نے رضاکارانہ طور پر حکمرانوں کی غیر مشروط اطاعت کا اپنے تئیں پابند بنایا تھا۔

جان لاک (۱۶۳۲ تا ۱۷۰۴) نے لکھا ہے۔ کہ طبعی حالت میں زندگی کی صورت بہت خراب تھی حقوق کے ساتھ فرائض کا احساس معدوم و مفقود تھا۔ اور فرائض کا کوئی دستور باقاعدہ بھی مقرر نہ تھا۔ لہذا جب جھگڑے ایک دفعہ شروع ہو جاتے۔ تو کہیں ختم ہونے میں نہ آتے۔ کیونکہ کوئی شخص کسی بات کا بھی پابند نہ تھا۔ اور کوئی ایسا مقام یا ہستی نہ تھی۔ جہاں پہنچکر اور جسکے سامنے جاکر وہ ذاتی آراء کو فراموش کر کے خاموش ہو کر سر تسلیم خم کر دیتے۔ یا جو انکی ناپسندیدگی کی صورت میں بھی انہیں اپنا فیصلہ ماننے پر مجبور کرسکتی۔ انہی مشکلات کو دُور کرنے کے لئے ایک اور معاہدہ معاشری ترتیب دیا گیا۔ جس کا ایک فریق بادشاہ تھا۔ رعایا کے تمام قابلِ انتقال حقوق اسے سونپ دیئے گئے۔ جان لاک کا خیال ہے کہ رعایا کے طبعی حقوق مثلاً ضمیر کی آزادی اور اپنے حکمران کے انتخاب کا حق ہر حال میں رعایا کو حاصل رہا۔ اور اگر کوئی حکمران ان شرائط کی خلاف ورزی کرے جو قوم اور اسکے درمیان طے پا چکی تھیں۔ تو رعایا کو یہ حق حاصل تھا کہ اسے تاج و تخت سے محروم کر دے۔ اس کی زندگی میں ۱۶۸۸ء میں انگلستان میں ایک انقلاب ہوا۔ اور شاہ جیمس ثانی کو تخت سے اتار دیا گیا تھا۔ لاک کے نزدیک یہ عزل بالکل جائز اور درست تھا۔ اور اس نے اسے معاہدہ معاشری کے رو سے جائز ثابت کرنیکے لئے پورا زور صرف کر دیا۔

مختصر یہ ہے کہ گذشتہ صدی میں اور اس سے پہلے کی صدیوں میں بھی یہ نظریہ بحث و مباحثہ کا موضوع بنا رہا ہے اور بہت سے سیاستدانوں اور فلاسفروں نے اسپر اظہار خیالات کیا ہے لیکن آج ان باتوں کو بے معنی خیال آرائی سے زیادہ اہمیت نہیں دیجاتی۔ اسپر جو اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ ان کا ذکر آئندہ قسط میں کیا جائے گا +

# حضرت بابا نانک صاحبؒ اور جماعت احمدیہ

ذات جنم تے اصل نسل نوں کوئی کدے نہ چھانے
جد سندرتا درشن دیوے ہر کوئی اپنی جانے
(بھائی ویر سنگھ امرتسر)

حضرت باوا نانک صاحب سے جو محبت مسلمانوں اور سکھوں کو ہے۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اور یہ شروع سے چلی آئی ہے۔ آپ کے انتقال کے موقعہ پر لاش حاصل کرنے کی کوشش کرنا ایک تواریخی بات ہے۔ جو اس محبت کی تصدیق کرتی ہے۔ جماعت احمدیہ حضرت باوا صاحب کو بحیثیت جماعت خدا کا پیارا ولی اللہ اور سچا مسلمان یقین کرتی ہے۔ بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا ارشاد ہے:۔

"ہمیں باوا صاحب کی بزرگیوں اور عزتوں میں کچھ کلام نہیں۔ اور ایسے آدمی کو ہم درحقیقت خبیث اور ناپاک سمجھتے ہیں۔ جو اُن کی شان میں کوئی نالائق لفظ منہ پر لاوے۔ یا توہین کا مرتکب ہو!" (ست بچن ص۱۱۷)

اس کا اصل باعث حضرت باوا صاحب کی وہ محبت ہے۔ جو اُن کے پاک دل میں اسلام اور مسلمانوں سے تھی۔ سکھ علماء اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ حضرت باوا صاحب کی زندگی کا اکثر حصہ اسلامی ممالک میں گذرا۔ اور ان ممالک میں آپ کی بعض یادگاریں بھی چلی آرہی ہیں۔ آپکو مسلمانوں سے میل جول قائم کرنے میں ایک لذت محسوس ہوتی تھی۔ جیساکہ پروفیسر ٹی۔ ایل۔ واسوانی صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"گورو صاحب کا مذہب ملاپ اور ایکتا کا مذہب تھا۔ اسلئے آپنے اسلام کی تعلیم میں وہ کچھ دیکھا جو دوسرے ہندوؤں کو بہت کم دکھائی دیتا تھا۔ گورو صاحب کو مسلمانوں سے ملاپ کرنے میں ایک لذّت محسوس ہوتی تھی۔ شیخ فرید دس برس گورو صاحب سے ملکر لوگوں کو اللہ کا راہ بتاتا رہا۔ کئی جگہ کے ہندوؤں نے گورو صاحب کے مسلمانوں سے گہرے میل و جول کو برا بھی محسوس کیا۔ لیکن اس ایکتا کے

اوتار نے اس کی ذرہ بھی پرواہ نہ کی!" (موجی امرتسر ۱۹ر جنوری ۱۹۳۷ء)

اسی طرح گوردوارہ ٹریبونل نے اپنے ایک فیصلہ اداسی سکھ نہیں۔ میں لکھا ہے۔ کہ باوا صاحب نے اسلام کی مخالفت نہیں کی۔ اور اپنے مخصوص عقائد اسلام سے اخذ کئے ہیں۔ جیساکہ:۔

"بعض لوگوں کا خیال ہے۔ (دیکھو ہیوس کی ڈکشنری آف اسلام) کہ گورو نانک نے اپنے خاص عقائد اسلام سے اخذ کئے ہیں۔ یہ پکی بات ہے کہ انہوں نے اپنے آپکو اسلام کا مخالف ظاہر نہیں کیا۔ اور انہوں نے ایک مسلمان فقیر کے لباس میں مکہ شریف کی یاترا بھی کی۔" (فیصلہ گوردوارہ ٹریبونل اداسی سکھ نہیں شائع کردہ سنت سماچار پستک بھنڈارہ ص۲۲)

پس جب حضرت باوا صاحب نے اسلام کو محبت بھری نگاہ سے دیکھا اور مسلمانوں سے تعلقات قائم کرنے میں ایک لذت محسوس کی اور اس لذت میں ہندو صاحبان کی ناراضگی (جنمیں کہ آپ پیدا ہوئے تھے) کی بھی پرواہ نہ کی۔ تو ضروری تھا کہ مسلمان بھی آپکو محبت اور عزت کی نگاہ سے دیکھتے۔ تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ مسلمانوں نے آپکو اپنا ایک بزرگ تصور کیا اور عزت کی نگاہ سے دیکھا۔ سکھوں کے مشہور مؤرخ گیانی گیان سنگھ صاحب لکھتے ہیں کہ اورنگزیب نے گورو ہر رائے صاحب کو ایک چٹھی لکھی جسمیں باوا صاحب سے متعلق اپنی عقیدت کا اظہار مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا:۔

"نانک شاہ کے گھرانے کو ہم دوسرے بُت پرست ہندوؤں کی طرح نہیں سمجھتے۔ کیونکہ نانک شاہ سچے فقیر۔ خدا رسیدہ اور صلح کل تھے۔ ان کے دل میں ہندوؤں والی ضد نہیں تھی۔ انہوں نے مکہ شریف (جاکر) حج کیا۔ بہت سے چلّے کئے۔ اسلامی ممالک میں پھر کر مسلمانوں سے محبت پیدا کی۔ اور ابھید برتتے رہے۔ انہوں نے دُوئی کو دُور کیا ہوا تھا۔"
(تواریخ گورو خالصہ حصہ اول ص۶۲)

سُورۃ بنی اسرائیل کی لطیف تفسیر
دستور الارتقاء
کے متعلق فاضل اجل حضرت مولانا غلام رسول صاحب قدسی (راجیکی) فرماتے ہیں:۔ "صاحب تصنیف کی شانِ مفسرانہ جدت کا رنگ رکھتی ہے۔ آپ کے ملکۂ استنباط و استدلال اور آپ کی قوتِ دراکہ نے جس روشنی میں سُورۃ بنی اسرائیل کی تفسیر کا کام کیا ہے۔ وہ فیوض احمدیہ اور علوم قرآنیہ کی معجزانہ مثال ہے۔" لکھائی۔ چھپائی اعلےٰ۔ باوجود گرانی کاغذ قیمت صرف ۱۲ر ملنے کا پتہ:۔ عبد اللطیف معلم المجاہدین قادیان۔ جلسہ سالانہ پر ہر بک سیلر سے ملسکیگی +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکن آج ہمارے بعض سکھ بھائی احمدیوں کا حضرت باوا صاحب کو اپنا سمجھنا اور عزت کی نگاہ سے دیکھنا اچھا نہیں سمجھتے حالانکہ کسی شخصیت کو اپنا سمجھنا کوئی بُری بات نہیں پھر یہ بھی بات ہے۔ کہ ہمارے سکھ بھائیوں کے علماء باوا صاحب کے مذہب کا فیصلہ کرنا اپنی طاقت سے باہر خیال کرتے ہیں۔ جیسا کہ مشہور سکھ لیڈر سردار سردول سنگھ صاحب کویشر کے ایک مضمون کا ترجمہ کرتے ہوئے سردار ابھے سنگھ صاحب نے لکھا ہے:۔

"آجکل بھی جو لوگ گورد صاحب کا کلام پڑھتے ہیں۔ وہ پختہ فیصلہ نہیں کرسکتے۔ کہ آپ کا کیا مذہب تھا۔"

(کلنارک گورو ص ۳۲ درسالہ پھلواڑی نومبر ۱۹۳۹ء)

اس کے ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے:۔

"گورو صاحب میں ہر ایک کو اپنے مذہب کے اچھے اصول نظر آتے ہیں۔"

(کلنارک گورو ص ۳۳)

پس ان حالات کی موجودگی میں اگر ہمیں حضرت باوا صاحب کے عقائد میں اسلام نظر آرہا ہے۔ تو یہ بات کسی بھائی کیلئے ناراضگی کا باعث نہیں ہوسکتی۔ ہم باوا صاحب کو اپنا سمجھنا اور عزت کی نگاہ سے دیکھنا اپنا ایک مذہبی فریضہ سمجھتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بھی امر قابل غور ہے۔ کہ ہم باوا صاحب کے متعلق جو کچھ کہتے ہیں۔ وہ کوئی نئی بات نہیں۔ جو آج ہی ہمارے سکھ دوستوں کے سننے میں آئی ہو۔ بلکہ سکھ کتب اس بات کی شاہد ہیں۔ کہ ہم احمدیوں کی یہ وہی پُرانی محبت ہے۔ جو آج سے سینکڑوں سال قبل حضرت باوا صاحب کے انتقال کے موقعہ پر مسلمانوں نے سکھ بزرگوں کی موجودگی میں ظاہر کردی تھی۔ بانئ سلسلہ احمدیہ نے اسی محبت کو مستحکم کیا ہے سکھ علماء نے تحریر فرمایا ہے:۔

"The Muhammadans maintained that being a Muhammadan his remains should be buried according to Muslem rites"

(History of the Sikhs. by S. Khazan Singh)

یعنی "ان کے مسلمان سیوک کہتے تھے۔ کہ وہ مسلمان تھے۔ ان کا جسم دفن ہونا چاہیئے۔"

(پروفیسر گورمکھ نہال سنگھ۔ امرت نومبر ۱۹۲۷ء)

پروفیسر سندر سنگھ صاحب ایم اے ایس بی گورو نانک کالج گوجرانوالہ نے لکھا ہے:۔

"مسلمان کہتے تھے۔ نہیں بابا جی پکے مسلمان وحاجی ہیں۔ ہم ان کے جسم کو دفنائیں گے۔"

(مختصر و مکمل تواریخ گورو خالصہ ص ۶۳)

رائے بہادر کنھیا لال صاحب نے "تاریخ پنجاب" میں اس واقعہ کا ذکر مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا ہے:۔

"بعد وفات اس کے ہندوؤں اور مسلمانوں میں درباب جلانے یا دفن کرنے نعش اس کے سخت تنازع برپا ہوا۔ کیونکہ مسلمان اس کو جانتے تھے۔ کہ یہ فقیر خدا پرست ہے۔ اقوال اس کے مطابق آیت قرآن و حدیث پیغمبر کے ہیں۔ اس کو دفن کرنا چاہیئے۔ جلا دینا ایسے مقبول شخص کا سراپا بے ادبی ہے۔" (ص ۳)

پس اگر مسلمانوں کا یہ مطالبہ غلط ہوتا تو وہ سکھ بزرگ جن کے دل میں باوا صاحب کی محبت اور عزت آجکل کے سکھوں سے بڑھ چڑھ کر تھی۔ ضرور اس کو غلط قرار دیتے۔ اور باوا صاحب کی نعش گم ہوجانے پر نصف چادر بھی مسلمانوں کے ہاتھ نہ آتی۔

بانئ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان سکھ بھائیوں کو جو ہمارا باوا صاحب کو مسلمان سمجھنا بُرا محسوس کرتے ہیں مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

"یہ ان بزرگوں کی رائے اور خیال کے موافق ہے جنہوں نے جانشینی کے پہلے موقعہ پر ہی نہایت نرمی سے یہ فیصلہ دیا۔ کہ مسلمان اپنے زعم اور خیال کے موافق باوا صاحب کی گورمنزل کریں۔ اور ہندو اپنے زعم کے موافق کریں۔ تو کیا اس فیصلہ کا خلاصہ مطلب یہ نہیں تھا۔ کہ باوا صاحب کی نسبت ہر ایک شخص ہندوؤں اور مسلمانوں میں سے اپنی رائے زنی میں آزاد ہے۔ جو لوگ باوا صاحب کو مسلمان خیال کرتے ہیں۔ وہ مسلمان خیال کریں جنازہ پڑھیں۔ ان کا اختیار ہے اور ہندو جو کریں ان کا اختیار۔ پھر جبکہ باوا صاحب کے بعد پہلی جانشینی کے وقت میں ہی پہلے جانشین اور مہاتما آدمیوں کے عہد میں جو بلاشک خدا ترسی اور عقلمندی اور حقیقت فہمی اور واقعہ شناسی میں آپ صاحبوں سے ہزار درجہ بڑھ کر تھے۔ یہ فیصلہ ہوا جو اوپر لکھ چکا ہوں تو پھر ایسی مقدس چیف کورٹ کے فیصلہ سے جس کی صداقت پر آپ کو بھروسہ چاہیئے تجاوز کرکے اس عاجز کی اس رائے کو ہنگامہ محشر کا نمونہ سمجھنا کیا ایسا کرنا اچھے اور شریف آدمیوں کو مناسب ہے۔ اے معزز سکھ صاحبان! آپ یاد رکھیں۔ کہ یہ وہی مسلمانوں کی طرف سے مدلل دعویٰ ہے جس کی ڈگری آپ کے خدا ترس بزرگ مسلمانوں کو دے چکے ہیں۔ اور ان کے حق میں اپنی قلم سے فیصلہ کرچکے ہیں۔ اب ساڑھے تین سو برس کے بعد آپ کے عذر معذرت خارج از میعاد ہیں۔ کیونکہ مقدمہ ایک با اختیار عدالت سے انفصال پاچکا ہے۔ اور وہ حکم قریباً چار سو برس تک واقعی اور صحیح مانا گیا ہے۔ اور آجتک کوئی جرح یا حجت اس کی نسبت پیش نہیں ہوئی۔ تو کچھ شک نہیں کہ اب وہ ایک ناطق فیصلہ قرار پاگیا۔ جس کی ترمیم و تنسیخ آپ کے اختیار میں نہیں۔ آپ لوگ ان بزرگوں کے جانشین ہیں۔ جو اس جھگڑے کے اول مرتبہ کے وقت مسلمان دعویداروں سے نہایت نرمی سے پیش آئے تھے۔ اور ایک ذرہ بھی ہندوؤں کا لحاظ نہیں کیا تھا۔ سو ہم لوگ آپ کے دلی انصاف سے وہی امید رکھتے ہیں۔ جس کا نمونہ آپ صاحبوں کے معزز بزرگوں اور حلیم مزاج گوروؤں سے ہمارے پہلے بھائی دیکھ چکے ہیں۔ اور آپ صاحبوں پر یہ پوشیدہ نہیں کہ یہ رائے ہماری کچھ جدید رائے نہیں۔ جس صورت میں ان روشن ضمیر بزرگوں نے اس رائے کو نفرت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جن کے سامنے یہ واقعات موجود تھے۔ بلکہ مسلمانوں کے دعوے کو قبول کیا۔ تو آپ صاحبوں کو بہر حال ان کے نقش قدم پر چلنا چاہیئے۔ اور مجھ سے پہلے یہی رائے بڑے بڑے محقق انگریز بھی دے چکے ہیں۔ اور وہ کتابیں برٹش انڈیا میں شائع بھی ہوچکی ہیں۔ ......غرض ہماری یہ رائے ہے۔ جو نہایت نیک نیتی سے کامل تحقیقات کے بعد ہم نے لکھی ہے اور ہم امید کرتے ہیں۔ کہ آپ انکار کے وقت جلدی نہ کریں۔ اور ان عالیشان بزرگوں کے بزرگ اخلاق یاد کریں۔ جو آپ سے پہلے فیصلہ دے چکے ہیں۔ اور نیز آپ ان حلیم بزرگوں کے اخلاق یاد کریں جنہوں نے دعویدار مسلمانوں کو درشتی سے جواب نہ دیا اور مسلمانوں کی رائے کو رد نہ کیا۔ اور یہ ہرگز نہیں کہہ سکتے۔ کہ نعوذ باللہ انہوں نے منافقانہ کارروائی کی ہو۔ اور مسلمانوں کو خوش کردیا ہو۔ کیونکہ وہ لوگ خدا ترس اور خدا سے ڈرنے والے اور خدا پر بھروسہ رکھنے والے تھے۔ وہ مخلوق کی کیا پرواہ رکھتے تھے۔ خاص کر ایسے موقعہ پر کہ ہمیشہ کے لئے ایک داغ کی طرح ایک الزام باقی رہ سکتا تھا۔ بلکہ درحقیقت وہ دلوں میں سمجھتے تھے۔ کہ باوا صاحب کا ہندوؤں سے تو فقط یہ تعلق تھا۔ کہ وہ اس قوم سے پیدا ہوئے۔ اور مسلمانوں سے یہ تعلقات تھے۔ کہ درحقیقت باوا صاحب اسلامی برکتوں کے وارث ہوگئے تھے۔ اور ان کا اندر اس واحدہٗ لاشریک کی معرفت اور سچے کرتار کی محبت سے بھر گیا تھا۔ جس کی طرف اسلام بلاتا ہے۔ اور وہ اس نبی کے مصدق تھے۔ جو اسلام کی ہدایت لے کر آیا تھا۔ اسی واقعی علم کی وجہ سے وہ مسلمانوں کو رد نہ کرسکے۔ غرض پہلے ہمارے بھائیوں نے تو ان بزرگوں کے اخلاق کا نمونہ دیکھا۔ اور اب ہم آپ صاحبوں کے اخلاق کا نمونہ دیکھنے کے لئے خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔ اور اس بات کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ ہم باوا صاحب کی خوبیوں اور بزرگیوں کو مسلمانوں میں شائع کرنا چاہتے ہیں۔ اور یقیناً یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے۔ کہ ہماری اس تحریر سے جو حق اور اصل حقیقت پر مشتمل ہے نیک طبع اور سعادت مند مسلمانوں میں صلحکاری اور مدارات کا مادہ آپ لوگوں کی نسبت ترقی کرے گا۔ اور محبت اور اتفاق جس کے بغیر دنیوی زندگی کا کچھ بھی لطف نہیں روز بروز زیادت پذیر ہوگی۔" (ست بچن ص ۱۴۔۱۵۱)

ان کلمات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے

تریاق الاطفال۔ بچوں کی بدہضمی۔ ہرے پیلے دست۔ سوکھا وغیرہ بچوں کے تمام امراض میں مفید ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک عـہ ر طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسنے آپ کو اور اپنی جماعت کو ان مسلمانوں کے قائم مقام قرار دیا ہے جنہوں نے حضرت باوا صاحب کے انتقال کے موقعہ پر سکھ بزرگوں کے سامنے حضرت باوا صاحب کا اسلام پیش کیا تھا۔ اور آپ چاہتے تھے کہ اب سکھ بھائی بھی اسی فیصلہ پر عمل کریں۔ جو سکھ بزرگوں کی طرف سے اسوقت ہؤا تھا۔ یعنی ایک دفعہ پھر سکھوں اور مسلمانوں میں وہی محبت اور اتفاق پیدا ہو جائے۔ جو آج سے تقریباً ساڑھے چار سو سال قبل تھا۔ یعنی جب سکھ گورو صاحبان اور مسلمان یک قالب اور دو جان نظر آتے تھے۔ اور ایک دوسرے کے گلے مل کر کہا کرتے تھے ؎

آؤ بھینے گل ملاں اَنگ سہیلڑیاں
ملکے کراں کہانیاں سمرتھ کنت کیاں
ساچے صاحب سب گن اوگن سب اساں

خاکسار عباد اللہ گیانی

## نہایت ضروری استدعا

جن اصحاب کا چندہ "الفضل" ختم ہے۔ یا عنقریب ختم ہو رہا ہے۔ ان کے اسمائے گرامی ۲۵-۲۶ نومبر کے پرچوں میں شائع ہو چکے ہیں۔ ہم ان اصحاب کی خدمت میں مؤدبانہ درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ جلد سے جلد اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر یا بذریعہ دفتر محاسب ارسال کرنے کی کوشش فرمادیں۔ احباب کو شائد معلوم ہوگا۔ کہ اخبارات کے لئے حالات نہایت ہی نازک حد تک پہنچ چکے ہیں۔ اور ان کے لئے ایک ایک دن گذارنا مشکل ہو رہا ہے۔ پس ہمیں امید ہے۔ کہ احباب جلد تر توجہ فرمائیں گے۔ جو دوست اس وقت کسی اشد مجبوری کی وجہ سے چندہ ادا نہ کر سکتے ہوں۔ اور جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ادا کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں وہ براہ کرم ہمیں ۶ دسمبر سے قبل اطلاع دے دیں۔ تاکہ ان کے وی پی روک لئے جائیں۔ دوسرے تمام احباب سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ وی۔ پی وصول فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

(منیجر)

## وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

**نمبر ۵۸۷۱:۔** منکہ اکبر علی ولد چوہدری حسین خانصاحب قوم جٹ چجہ پیشہ زراعت عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹ آغا ڈاکخانہ قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ کاشتکاری پر ہے۔ جس سے مجھے اندازہ سالانہ ۱۵۰ روپے آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کیوقت میرا جسقدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان تحریر کردی، کہ سند رہے۔

العبد:۔ اکبر علی سومی عال نصرت آباد ڈاکخانہ فضل بھمبھرو سندھ
گواہ شد:۔ چوہدری شریف احمد نصرت آباد (سندھ)
گواہ شد:۔ فیض احمد انسپکٹر بیت المال

**نمبر ۵۹۷۳:۔** منکہ ریح بی بی زوجہ چوہدری رحیم بخش صاحب قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن چک چھہو ۱۱۷ ڈاکخانہ سانگلا ہل ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۴۱ ۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت ایک لونگ سونیکا وزن ۷ ماشہ قیمت تقریباً ۲۵ روپے ایک جوڑی پھول سونے کے دس ماشے قیمتی ۲۵ روپے۔ پندرہ چوڑیاں چاندی کی وزن ۳۵ ماشے قیمتی ۲۲ روپے اس کے علاوہ حق مہر ۳۳ روپے ہے جو کہ ابھی بذمہ خاوند ہے۔ ان تمام چیزوں کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں یہ رقم ادا نہ کرسکی۔ تو یہ رقم میرے وارثین سے لی جاوے۔ علاوہ ازیں میری وفات کے وقت جو میرا ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۵ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ:۔ ریح بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ چوہدری رحیم بخش نشان انگوٹھا خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ نبی بخش پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۱۱۷ چھپور

---

اور بزرگان سے بر بنائے تقاضا پیہم بعض احباب رعایت

سنٹ محدود ہیں لہٰذا جلدی کیجئے! صرف ۳۱ دسمبر ۱۹۴۱ء تک

# بے بہا روحانی خزائن کی تقسیم!

# الفضل کے چھ شاندار "خاتم النبیین نمبروں" اور ایک دیدہ زیب "جوبلی نمبر" کا سٹ مفت

# تاریخ صحافت میں بے مثال رعایت

### الفضل کے خاتم النبیین نمبروں کی ایک جھلک

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر ایمان افروز اور کفر پاش مضمون۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بلند پایہ شعراء کی نظمیں

| | |
|---|---|
| خاتم النبیین نمبر بابت ۱۹۲۸ء | حجم ۶۴ صفحات |
| 〃 〃 〃 ۱۹۳۰ء | 〃 ۴۸ 〃 |
| 〃 〃 〃 ۱۹۳۱ء | 〃 ۶۴ 〃 |
| 〃 〃 〃 ۱۹۳۲ء | 〃 ۶۴ 〃 |
| 〃 〃 〃 ۱۹۳۳ء | 〃 ۶۴ 〃 |

ان نمبروں میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حسب ذیل روح پرور مضامین شائع ہوئے ہیں

دنیا کو آزادی دینے والا نبی (۱۹۲۸ء)
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ملہم کی حیثیت میں (۱۹۳۰ء)
حریت انسانی کا قائم کرنے والا رسول صلی اللہ علیہ وسلم (۱۹۳۱ء)
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سادہ زندگی۔ (۱۹۳۲ء)
رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم (۱۹۳۳ء)

ہم قبل ازیں اعلان کر چکے ہیں۔ کہ جو دوست ۳۱ دسمبر ۱۹۴۱ء تک پیشگی قیمت ادا فرما کر سال بھر کے روزنامہ "الفضل" کے خریدار بنیں گے۔ ان کی خدمت میں "الفضل" کا جوبلی نمبر مفت پیش ہوگا۔ لیکن اب بعض احباب اور بزرگوں کے تقاضا پر ایک بہت بڑی رعایت کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اور وہ یہ کہ ایسے دوستوں کی خدمت میں الفضل کے پانچ شاندار خاتم النبیین نمبر اور ایک جوبلی نمبر کا سٹ مفت پیش کیا جائیگا۔ جلسہ سالانہ ۱۹۴۱ء پر آنے والے احباب یہ سٹ دفتر سے حاصل کر سکتے ہیں۔

جو دوست باہر سے سال کی رقم پندرہ روپے ارسال فرما کر خریداری قبول فرمائیں گے۔ انہیں اس سیٹ کے لئے ڈاک کا خرچ مبلغ ۶ ر زائد ارسال کرنا چاہیئے۔ جو دوست سال بھر کیلئے پیشگی قیمت دیکر خطبہ نمبر کے خریدار بنیں گے۔ ان کی خدمت میں جوبلی نمبر مفت پیش کیا جائیگا۔ خطبہ نمبر کے خریداران عہ/ چندہ سالانہ جوبلی نمبر اور پوسٹیج ارکل عہ/ ارسال فرمائیں۔ کیا اب بھی دوست اس عدیم المثال رعایت سے فائدہ نہ اٹھائیں گے؟

### الفضل کے جوبلی نمبر کی ایک جھلک

حجم ایک سو آٹھ صفحات

خلافت ثانیہ کے پچیس سالہ دَور کی شاندار ترقیات اور حیرت انگیز کارناموں کا دیدہ افروز مرقع۔ اور اس دور کی قیمتی یادگار۔ جماعت احمدیہ کی آئندہ نسلوں کے لئے روحانیت کا خزانہ۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی سیرت اور حضور کے کارہائے نمایاں پر علماء اور بزرگان ملت کے ایمان کو تازہ کرنے والے تیس مضامین۔ شعرائے احمدیت کی سات سامع نواز نظمیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل۔ اکابر صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب۔ حضرت نواب محمد علی خانصاحب آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ناظروں پر مشتمل اکیس عدد فوٹو۔

خاکسار منیجر "الفضل" قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

**لنڈن** ۔ ۲۷ نومبر۔ بی۔ بی۔ سی کا بیان ہے کہ دشمن آہستہ آہستہ ماسکو کے نزدیک پہنچ رہا ہے۔ چھ ٹینک اور پانچ پیدل ڈویژن روسی مورچوں کو توڑ کر آگے بڑھ رہے ہیں۔ کلن کے علاقہ میں جرمن ایک دریا کو پار کر کے ایک گاؤں پر قابض ہو گئے ہیں۔ اور گھیرا ڈالنے والے جرمن دستے ماسکو کے جدید ترین ٹینک شکن مورچوں سے ٹکرا رہے ہیں۔ سائیگان ریڈیو کا بیان ہے کہ ۴۸ گھنٹہ کے اندر اندر ماسکو کی قسمت کا فیصلہ ہو جائیگا۔ جرمن یا تو شہر میں داخل ہو جائیں گے۔ اور یا پھر ان کی فوجی قوت یہیں پاش پاش ہو جائے گی۔ جرمنوں کی پیشقدمی کی رفتار پر جنگی ماہرین متعجب ہیں۔ روسیوں نے شہر کو اڑا دینے کے انتظامات کر لئے ہیں۔ اور ان کا بیان ہے کہ شہر کی کوئی اینٹ نہیں جس کے لئے بارودی سرنگ نہیں رکھدی گئی۔

**برلن** ۔ ۲۷ نومبر۔ ربن ٹراپ نے آج یہاں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جرمنی یورپ سے باہر پاؤں ہرگز پھیلانا نہیں چاہتا اس کا مقصد صرف یورپ میں نیا نظام قائم کرنا ہے۔ اس کی دشمنی برطانیہ سے ضرور ہے مگر امریکہ سے نہیں۔ وہ اس کا دوست ہے صرف مسٹر روزویلٹ کا رویہ دونوں ملکوں کے تعلقات میں کشیدگی پیدا کر رہا ہے۔ فوجی نقطۂ نگاہ سے امریکہ پر حملہ کرنا ناممکن ہے۔ اس لئے اہل امریکہ کو ہم سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ روسی جنگ کے بعد برطانیہ کی زبردست ناکہ بندی کی جائے گی۔ اہل یورپ کا اس امر پر اتفاق ہے۔ کہ آئندہ برطانیہ کو براعظم یورپ سے کوئی واسطہ نہ ہوگا۔ جب جرمنی اور اسکے اتحادیوں نے ہوا۔ سمندر اور خشکی سے حملہ کیا۔ تو برطانیہ کو تباہ کر دیا جائیگا۔ اگر ضرورت ہوئی۔ تو جرمنی تیس سال تک جنگ جاری رکھ سکتا ہے۔

**سائیگان** ۔ ۲۷ نومبر۔ جاپان اور امریکہ کی بات چیت عملی طور پر ختم ہو چکی ہے۔ فلپائن کے امریکن کمانڈر نے اپنے پانیوں میں سرنگیں بچھا دی ہیں۔ بحرالکاہل کے تمام امریکن جزائر کے آس پاس سرنگیں بچھانے کا حکم دیا گیا ہے۔ برما روڈ کے چینی علاقہ میں مارشل لاء کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ اور پبلک ٹریفک روک دی گئی ہے۔ بارہ لاکھ مزید چینی فوج کو برما روڈ کے ساتھ ساتھ نقل و حرکت کا حکم دیدیا گیا ہے۔ مسٹر روزویلٹ نے اپنے مشیروں سے بات چیت کے بعد امریکن فوجوں کو حکم دیا ہے کہ وہ جاپان کے رویہ سے پیدا ہونے والے حالات کے مقابلہ کے لئے پوری طرح تیار رہیں۔

**ٹوکیو** ۔ ۲۸ نومبر۔ آج جاپان ریڈیو سے کہا گیا ہے۔ کہ امریکہ کے ساتھ بات چیت تاحال ختم نہیں ہوئی۔ کل رات جاپانی ایلچی مسٹر کروسو نے مسٹر روزویلٹ اور مسٹر کارڈل ہل سے ملاقات کی۔ اور کہا۔ کہ میں ٹوکیو سے ہدایات کا انتظار کر رہا ہوں۔ مسٹر کارڈل ہل نے تجاویز کی جو دستاویز جاپانی نمائندہ کو دی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ جاپانی وزارت اس پر غور کر رہی ہے۔ امریکہ کے اخباروں نے پہلے صفحوں پر یورپ یا لیبیا کی جنگ کی خبروں کی بجائے۔ جاپان کے متعلق خبریں دی ہیں۔ مثلاً ایک کا عنوان ہے کہ جاپان تین دن کے اندر اندر جنگی کارروائی کرنے لگیگا۔

**بنکاک** ۔ ۲۸ نومبر۔ تھائی لینڈ کے وزیر اعظم نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ کہ حالات ایسے خطرناک ہو چکے ہیں۔ کہ ہم لڑائی میں الجھنے سے بچ نہیں سکتے۔ ہم بڑی مصیبت کے زمانہ میں سے گذر رہے ہیں۔ مگر یہ مصیبت ہماری پیدا کردہ نہیں۔ امریکہ اور برطانیہ دونوں نے یقین دلایا ہے۔ کہ وہ تھائی لینڈ کی آزادی اور خود مختاری کی عزت کرینگے۔ جاپان نے بھی یقین دلایا ہے کہ ہند چینی میں جو اس کی فوجیں ہیں۔ ان کا مقصد سیام پر حملہ کرنا نہیں اس خبر کی تردید کی گئی ہے۔ کہ جاپان نے سیام کی حفاظت کی ذمہ داری اٹھانے کی پیشکش کی تھی۔ مگر سیام نے اسے منظور نہ کیا۔

**سنگاپور** ۔ ۲۸ نومبر۔ ملایا کے جنرل آفیسر کمانڈنگ تھوڑے دنوں کیلئے سرداا گئے ہیں۔ یہ جگہ جزائر بورنیو میں تیل کے علاقہ کا سنٹر ہے۔ آپ یہاں کی برطانی فوجوں کا معائنہ کرینگے۔

**قاہرہ** ۔ ۲۸ نومبر۔ اسوقت لیبیا میں دو بڑی لڑائیاں ہو رہی ہیں۔ جن کا مقصد یہ ہے۔ کہ دشمن کو طبروق کے جنوب مشرق میں دھکیل دیا جائے۔ اور سرحدی علاقہ سے نکال دیا جائے۔ ہماری مسلح افواج نے یہاں نیا حملہ شروع کر دیا ہے۔ طبروق کی فوج ہماری حملہ آور فوج سے ملنے کی کوشش کر رہی ہے ابھی اس نواح میں چند جرمن دستے موجود ہیں۔ ہماری فوجوں نے سیدی رزیغ پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ نیز بیر الحمید پر بھی۔ کل جو جرمن دستے مصری سرحد کی طرف بڑھے تھے۔ ان کے مقابلہ کا تسلی بخش انتظام کر دیا گیا ہے۔ ہماری فوجوں نے سولم کے ڈیفنس مورچوں پر حملہ کر دیا ہے۔ اور وہاں کی جرمن فوج کو محصور کر لیا ہے۔ جرمنوں نے صرف اتنا کہا ہے۔ کہ لیبیا میں گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔

**روم** ۔ ۲۸ نومبر۔ آج دوپہر کے اطالوی اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ گونڈر (ابے سینیا میں اٹلی کی آخری چھاؤنی) کی اطالوی فوج نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ لنڈن سے اس خبر کی ابھی تصدیق نہیں ہو سکی۔

**قاہرہ** ۔ ۲۸ نومبر۔ لیبیا کی لڑائی میں نیوزی لینڈ کی فوجیں طبروق کی برطانی فوج سے جا ملنے کی زبردست کوشش کر رہی ہیں۔ اگر اس میں کامیابی ہو گئی۔ تو طبروق کو چھاؤنی کے طور پر استعمال کیا جا سکیگا۔ جرمن زبردست مزاحمت کر رہے ہیں۔ اگر ہم کامیاب ہو گئے۔ تو دشمن مغرب کیطرف نہ نکل سکیگا۔ ایک برطانی میجر نے اس لڑائی کا حال بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ کبھی تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دشمن کی فوج کئی حصوں میں بٹ گئی ہے۔ اور کبھی ایسا کہ ہماری فوجوں کا یہی حال ہو گیا ہے۔ دونو طرفوں کے ٹینکوں کی مرمت بڑی سرگرمی سے ہو رہی ہے۔ ایسا نظر آتا ہے۔ کہ عنقریب ایک اور بڑی لڑائی ہونے والی ہے۔ دشمن کے جس دستہ نے مصر کی سرحد پر چھاپہ مارا تھا۔ وہ کئی گروہوں میں تقسیم ہو گیا ہے۔ جنہیں ٹھکانے لگایا جا رہا ہے۔

**ماسکو** ۔ ۲۸ نومبر۔ ماسکو کی لڑائی بڑے زور سے ہو رہی ہے۔ روسی اخبار "پروودا" کا بیان ہے۔ کہ حالت بہت نازک ہو رہی ہے۔ جرمن جنوب اور شمال سے سخت حملے کر رہے ہیں اور دفاع کے مورچوں پر دباؤ بہت بڑھ گیا ہے۔ شہر کو آنے والے بعض رستے بھی خطرہ میں پڑ گئے ہیں۔ کالینن کے علاقہ میں روسیوں نے کچھ گاؤں دشمن سے واپس لے لئے ہیں۔ گذشتہ نو دنوں میں جرمنی کے ۳۳۰ ٹینک سپاہیوں سے بھری ہوئی چھ سواریاں اور گولہ بارود کے ۱۹۰ ڈبے برباد کئے جا چکے ہیں۔ روسی جہازوں نے دشمن کا ایک ٹینک اور پانچ فوج لے جانے والے جہاز ٹھکانے لگا دیئے۔

**لنڈن** ۔ ۲۸ نومبر۔ ایک سوال کے جواب میں وزیر ہند نے پارلیمنٹ میں کہا کہ اس بات کا شبہ ضرور ہے۔ کہ مسٹر سوبھاش چندر بوس دشمن سے مل گئے ہیں۔ اور اسوقت برلن یا روم میں ہیں۔ اس بارہ میں کوئی مستند اطلاع ہمارے پاس نہیں۔

**لنڈن** ۔ ۲۷ نومبر۔ حکومت ہند کی تجویز کے مطابق حکومت برطانیہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ اس سال کے آخر تک ہندوستان سے گندم خرید نہ کرے گی۔ تاکہ یہاں گندم کی قیمت مناسب سطح پر آسکے۔ پہلے جو سودے ہو چکے ہیں۔ وہ قائم رہینگے۔

**واشنگٹن** ۔ ۲۷ نومبر۔ امریکہ کے ہوائی جہازوں کے کارخانوں میں کام کرنے والے آٹھ ہزار مستریوں نے کل سے کام بند کر دیا ہے۔ ریلوے ورکشاپوں میں کام کرنیوالے ساڑھے بارہ لاکھ مزدوروں نے نوٹس دیا ہے کہ اگر ان کے مطالبات منظور نہ کئے گئے تو وہ ۷ دسمبر سے کام بند کر دینگے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان ہی سے شائع کیا۔ ایڈیٹر:- غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah